السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اَوَّلُ جَیْشٍ مِنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ مَدِیْنَۃَ الْقَیْصَرِ مَغْفُوْرٌ لَّھُمْ' (بخاری) مذکورہ بالاحدیث کی اسنادی حیثیت بیان فرمائیں اوراس حدیث کے مطابق پہلاکمانڈرجیش مغفور کا کون ہے ؟ بعض علماء اعتراض کرتے ہیں کہ کمانڈراوّل پہلے نیک تھامگربعد میں بدچلن، شرابی، زانی صفات کا حامل بن گیا۔ اس لیے وہ مغفرت کی بشارت سے محروم ہے۔کیا یہ اصول صحیح ہے ؟ کیالسانِ نبوت سے کسی کو مستحسن فعل پر جنت کی بشارت مگراُس کو فعلِ بد کی صورت یںدوزخ کی (وعید؟ (محمدسفیان۔ شیخوپورہ) (١٦ مئی١٩٩٧ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد

مشارٌالیہ روایت صحیح ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کو اپنی ''صحیح میں'' 'بَابُ مَاقِیْلَ فِیْ قِتَالِ الرُّومِ' کے تحت بیان فرمایا ہے۔ لیکن اس میں اوّلیت کے اعتبار سے کسی شخص کا تعین نہیں۔ البتہ شارح ''صحیح بخاری'' المہلب نے اس کا مصداق ''یزید بن معاویہ'' کو قرار دیا ہے۔ لیکن واقعاتی طور پر مدینہ قیصر پر پہلے حملہ آور ہونے والے لشکر کا قائد عبدالرحمن بن خالد بن الولید تھا، جس کا تذکرہ ''سنن ابی داوٗد'' میں موجود ہے۔ اس کے باوجود کئی ایک مؤرخین نے اس کا مصداق لشکریزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کو سمجھا ہے۔ جس میں صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اس کی قیادت میں شامل تھے۔ لیکن اس کی طرف منسوب مذکورہ مطاعن و عیوب کا اثبات مشکل امر ہے۔ بلکہ بعض کتب تاریخ میں اس کے برعکس موجود ہے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مصاحبِ خاص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خبرِ وفات سن کر اپنے حلقے کے لوگوں کو یزید کی بیعت کرنے کی تاکید کی اور یزید کے صالح ہونے کی گواہی دی۔

'اِنَّ ابْنَہٗ یَزِیْدَ لَمِنْ صَالِحِیْ اَہْلِہٖ فَالْزَمُوْا مَجَالِسَکُمْ وَاعْطُوْا طَاعَتَکُمْ وَ بَیْعَتَکُمْ۔' انساب الاشراف، قسم : دوم، بص : ٤، طبع یروشلم : ١٩٤٠ء) بحوالہ خلافت وملوکیت : ٤٥'

بنا بریں مذکور اصول بے بنیاد ہے جس کی کوئی اصلیت نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد : 3، کتاب اللباس : صفحہ : 526

محدث فتویٰ